السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کی خدمت میں مندرجہ بالاحدیث پش کررہاہوں جس میں مجھے اشکال پش آیااوراس کے بارے میں طلبہ میں اختلاف پیداہوگیا ہے ۔ میں نے حدیث آپ کے سامنے اس لیئے پش کی ہے کہ آپ اس کی تحریری طورپر وضاحت فرمادیں تاکہ میں بھی اس کا مطالعہ کروں اور مجھ جیسے دوسرے طلبہ بھی پڑھیں اور ہمارے دلوں میں شک دور ہوجائے ۔ حدیث یہ ہے ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں ‘آواز بلند ہوجاتی ‘ شدید غضب کا اظہار ہوتا ‘گویا آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرا رہے ہوں ارکہہ رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام (کے وقت) تم پر حملہ کرنے والا ہے ۔ آپ ﷺ فرماتے تھے : ’’مجھے اور قیامت کو ان دوانگلیوں کی طرح (قریب قریب) بھیجا گیا ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملالیتے اور فرماتے :

(اَمَّا بَعْدُ : فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ)

’’امابعد! بہترین بات ‘ اللہ کی کتاب اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جونئے ایجادکئے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔ ‘‘

میرا مومن سے تعلق خود اس کی ذات سے بھی بڑھ کر ہے ‘ جو کوئی مال چھوڑے (اور فوت ہوجائے) تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو شخص قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو (ان کی نگہداشت اور قرض کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے ۔ ‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا۔ اس حدیث میں الفاظ ’’ ہر بدعت گمراہی ہے ۔ ‘‘ میں بدعت کے خلاف ہوں اور سنت کی تلوار کے ساتھ اس سے جنگ کرتا ہوں ۔ میں نے آپ کی خدمت میں پش کی ہے تاکہ آپ مجھے اس کی تشریح سمجھادیں اور مجھے بدعت کا لغوی اور اصطلاحی مطلب سمجھادیں تاکہ میں کسی ایسی چیز کی تردید نہ کروں جو بدعت نہیں ہے ۔ بعض فقہاء نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بدعت پر بھی پانچوں احکام لگتے ہیں کیا ان کے پاس اس تقسیم کی کوئی دلیل ہے ؟ وہ کہتے ہیں کوئی بدعت واجب ہوتی ہے ‘کوئی مباح ‘کوئی مکروہ ‘کوئی مندوب اور کوئی حرام ۔ گزارش ہے کہ اس کی اچھی طرح وضاحت کردیں کیونکہ طلبہ میں اس بات میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ’’کل ‘‘ کا لفظ حصر کا تقاضا کرتا ہے ۔ الا یہ کہ اس کے بعد استثناء آجائے ۔ علاوہ ازیں ابوداؤد اور ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے ‘جس میں یہ الفاظ بھی ہیں :

((فَعَلَیْکُمْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ ضَلَالَۃٌ فِی النَّارِ))

پس میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو۔ اسے خوب مضبوطی سے پکڑلو اور نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جانے والی) ہے ۔ ‘‘

گزارش ہے کہ یہ مسئلہ حل کردیں ج، جو میری سمجھ میں نہیں آرہا اور آپ کے سوا کوئی میرا یہ مسئلہ حل نہیں کررہا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت مکمل کردی ہے ، لہٰذا اسے کسی انسان کی طرف سے مکمل کئے جانے کی ضرورت نہیں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا :

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۳ ... المائدۃ

’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل دین مکمل دیردیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔ ‘‘

(المائدہ : ۵/۳)

۲ عبادات میں اصل توقیف ہے ۔ جو شخص (کسی کام کے متعلق)کہے کہ یہ عبادت شرعی ہے اس کا فرض ہے کہ ایسی شرعی دلیل پش کرے جس سے اس کام کی مشروعیت ثابت ہو، ورنہ وہ عبادت ناقابل قبول ہے صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ثابت ہے :

((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ہٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔ ''

ایک روایت میں ہے:

((مَن عَمِلَ عَملاً لَیسَ اَمرُنَا مِنہ فَھُوَرَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔ ''

۔ بدعت کا لغوی معنی ہے: ''ایک چیز کو شروع کرنا، یا بنانا یا جن کہ اس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ ہو۔ '' اصطلاحی معنی یہ ہے کہ: 'کوئی قولی، عملی یا اعتقادی بدعت ایجاد کرنا جو اللہ تعالیٰ نے مشروع نہیں فرمائی۔ '' بدعتیں۳ سب گمراہی ہیں جس طرح کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

۔ دین میں بدعت کی پانچ قسمیں بنانے کی، ہماری معلومات کے مطابق، شریعت میں کوئی بنیاد نہیں۔۴

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ امام شاطبیؒ کی کتاب ''الاعتصام ''کی طرف رجوع کریں، انہوں نے بدعت کے متعلق جو تفصیلی مباحث بیان فرمائے ہیں وہ کسی دوسری کتاب میں کم ہی یکجا لیں گے۔ اسی طرح یہ کتابیں اقتضاء الصراط المستقیم ''از شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔ ''،kبھی مطالعہ کے لائق ہیں 'کتاب السنن والمبتدعات'' 'کتاب الابداع۴فی مضار الابتداع''' 'تبنیہ الغافلین ''از نحاس''' 'زاد المعاد ''از علامہ اب قیم

۔ لفظ 'کل '' اصطلاحی معنی کے لحاظ سے ''حصر '' کے الفاظ میں شامل نہیں وہ 'عموم' کے الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ اصول فقہ کی کتابوں سے واضح ہے۔۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ